روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۱/۷۶ | جمعرات ۲۹ - ذیقعدہ ۱۴۱۱ھ ۱۳- احسان ۱۳۷۰ ہش، ۱۳ جون ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۳۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلے کی بخشش اور آئندہ کمزوریاں دور کرنے کی دعا

"زندگی کے اندر بہت سی برائیاں اس طرح داخل ہو جاتی ہیں جیسے فطرتِ ثانیہ بن گئی ہوں اور محض ایمان لانے کے نتیجہ میں وہ بیماریاں ازخود جھڑ نہیں جایا کرتیں پرانے گناہ تو بخشے گئے لیکن بدعادتیں جو زندگی کا حصّہ بن چکی ہیں وہ کیسے چھٹیں گی ــ تو دیکھئے یہ صاحبِ عقل لوگ کیسی اچھی دعا کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں (۔) پہلے کی بخشش اور آئندہ ہم سے ہماری وہ برائیاں دور کرنا شروع فرما دے ــ جن کو دور کرنا ہماری طاقت میں نہیں"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اور مَیں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لئے مَیں ان کو بلاتا ہوں۔ نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمّت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں۔ اور مَیں دیکھتا ہوں کہ ان میں ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے۔ میری طرف سے کسی امر کا ارشاد ہوتا ہے اور وہ تعمیل کے لئے تیار۔ حقیقت میں کوئی قوم اور جماعت تیار نہیں ہو سکتی۔ جب تک اس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کے لئے اس قسم کا جوش اور اخلاص اور وفا کا مادہ نہ ہو"

(ملفوظات جلد اوّل صــ۲۲۳-۲۲۴)

"جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے بیان کیا ہے۔ اس بات کو خوب یاد رکھو کہ کلامِ نفسی دو قسم کا ہوتا ہے۔ کبھی شیطانی جو خیالی فسق و فجور کے سلسلہ میں چلا جاتا ہے اور آرزوؤں کے ایک لمبے سلسلہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جب تک انسان ان دونوں سلسلوں میں پھنسا ہوا ہے، اُسے شیطانی دخل کا بہت اندیشہ ہوتا ہے اور اس امر کا زیادہ امکان ہوتا ہے کہ وہ اس طرح سے نقصان اٹھائے اور شیطان اُسے زخمی کر دے۔ مثلاً کبھی کوئی منصوبہ باندھتا ہے کہ فلاں شخص میری فلاں غرض اور مقصد میں بڑا مُخل ہے، اُسے مار دیا جائے یا فلاں شخص نے مجھے تُو کر کے بُلایا ہے اس کا بدلہ لیا جائے۔ اور اس کی ناک کاٹ دی جائے۔ غرض اسی قسم کے منصوبوں اور ادھیڑ بُن میں لگا رہتا ہے۔ یہ مرض سخت خطرناک ہے۔ وہ نہیں سمجھتا کہ ایسی باتوں سے نفس کا کیا نقصان کر رہا ہوں اور اس سے میری اخلاقی اور روحانی قوتوں پر کس قسم کا بُرا اثر پڑ رہا ہے۔ اس لئے اس قسم کے خیالات سے ہمیشہ بچنا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۳۸)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے عزیز ملک مجیب الرحمٰن آف ورجینیا (امریکہ) اور عزیزہ نائلہ منصورہ کو مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۹۱ء تیسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب سابق مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پوتا اور مکرم سیّد ناصر شاہ صاحب آف کراچی ابن ڈاکٹر ظہور شاہ صاحب کا نواسہ ہے۔

احباب کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو مبارک کرے اور اُسے اور اُس کے سب بہنوں اور بھائیوں کو نیک اور خادمِ دین بنائے بچے کا نام صہیب الرحمان ملک تجویز ہوا ہے۔ (امۃ الرشید شوکت اہلیہ حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب از کیلگری۔)

○ طوفان باد و باراں کی تاریخ سہو کتابت سے ۱۱ جون کی بجائے ۱۱ مئی لکھی گئی ہے۔

استغفار کو کسی حال میں مت چھوڑو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"(صاحب ایمان) کو چاہیئے کہ خدا کی حمد اور تسبیح کرتا رہے اور اس سے حفاظت طلب کرتا رہے۔ جیسے ایمان ہر نیکی کے مجموعہ کا نام ہے اسی طرح ہر برائی کا مجموعہ کفر کہلاتا ہے۔ ان کے ادنیٰ اور اوسط اور اعلیٰ میں درجے ہیں۔ پس امید و بیم، رنج و راحت، عسر و یسر میں قدم آگے بڑھاؤ اور اس سے حفاظت طلب کرو۔ غور کرو حفاظت طلب کرنے کا حکم اس عظیم الشان کو ہوتا ہے۔ جو خاتم الانبیاء اصفی الاصفا سید وُلد آدم ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ تو پھر اور کون ہے جو طلبِ حفاظت سے غنی ہو سکتا ہے۔ مایوس اور ناامید مت ہو۔ ہر کمزوری، غلطی، بغاوت کے لئے دعا سے کام لو۔ دعا سے مت تھکو۔ یہ دھوکا مت کھاؤ۔ جو بعض ناعاقبت اندیش کہتے ہیں کہ انسان ایک کمزور ہستی ہے خدا اس کو سزا دے کر کیا کرے گا۔ انہوں نے رحمت کے بیان میں غلو کیا ہے۔ کیا وہ اس نظارہ کو نہیں دیکھتے کہ یہاں بعض کو رنج اور تکلیف پہنچتی ہے۔ پس بعد الموت عذاب نہ پہنچنے کی ان کے پاس کیا دلیل ہو سکتی ہے؟ یہ غلط راہ ہے جو انسان کو کمزور اور سست بنا دیتی ہے۔ بعض نے یاس کو حد درجہ تک پہنچا دیا ہے کہ بدیاں حد سے بڑھ گئی ہیں۔ اب بچنے کی کوئی راہ نہیں ہے۔ استغفار اس سے زیادہ نہیں کہ زہر کھا کر کلّی کر لی۔ یہ بھی سخت غلطی ہے۔ استغفار انبیاء کا اجماعی مسئلہ ہے۔ اس میں گناہ کے زہر کا تریاق ہے۔ پس استغفار کو کسی حال میں مت چھوڑو۔ پھر آخر میں کہتا ہوں کہ نبی کریمؐ سے بڑھ کر کون ہے۔ وہ اَخشیٰ للہ اَتقیٰ للہ۔ اَعلمُ باللہ انسان تھا صلی اللہ علیہ وسلم۔ پس جب اس کو استغفار کا حکم ہوتا ہے تو دوسرے لااُبالی کہنے والے کیونکر ہو سکتے ہیں"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۳۔ احسان ۱۳۷۰ ہش — ۱۳۔ جون ۱۹۹۱ء

اہلِ دِل سے ملاقات

کیا ہم لوگ اپنی جماعت کے اہلِ دل بزرگوں سے ملاقات کا التزام کرتے ہیں۔ کیا ہم اپنے بچوں کو ان بزرگوں سے ملاتے ہیں۔ ان کا تعارف کرواتے ہیں اور بچوں کو بتاتے ہیں کہ یہ بزرگ کن خصوصیات کے مالک ہیں۔ جماعت انہیں کیوں سراہتی ہے اور ان کی قدر کرتی ہے۔ انہوں نے یہ بزرگی کے اوصاف کس طرح اور کہاں سے حاصل کئے۔ ان کے کن اوصاف نے ان کے سونے کو کندن بنایا۔ اور اب یہ کندن سے آگے بڑھ کر پارس بن چکے ہیں۔ اور ان کی ملاقات انسان میں ایک نیک تبدیلی پیدا کر دیتی ہے۔

ہمارا فرض ہے کہ ہم ایسا ضرور کریں۔ خود بھی بزرگوں سے ملیں۔ انکی صحبت سے استفادہ کریں اور اپنے بچوں کو بھی اس راہ پر لگائیں۔ کچھ لوگ جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ — اللہ تعالےٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے — سے ملاقات کے لئے گئے تو حضرت اقدس نے فرمایا:

"بے شک اگر آپ کے دل میں اہلِ دل لوگوں کے ساتھ محبّت نہ ہوتی تو آپ ہمارے پاس کیوں آتے اور ایک دنیا دار کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ ایک دنیا سے الگ گوشہ نشین کے پاس جاوے۔ مناسبت ایک ضروری شے ہے اور اصل تو یہ ہے کہ جبکہ انسان ایک فنا ہونے والی ہستی ہے اور مَوت کا کچھ بھی پتہ نہیں کہ کب آجاوے۔ اور عمر ایک ناپائیدار شے ہے پھر کس قدر ضروری ہے کہ اپنی اصلاح اور فلاح کی فکر میں لگ جاوے مگر مَیں دیکھتا ہوں کہ دنیا اپنی دُھن میں ایسی لگی ہے کہ اس کو آخرت کا کچھ فکر اور خیال ہی نہیں۔ خدا تعالیٰ سے ایسے لاپرواہ ہو رہے ہیں گویا وہ کوئی ہستی ہی نہیں۔"

ہمیں اپنے دل میں اہلِ دِل سے ایک مناسبت پیدا کرنی چاہیئے۔ اپنی زندگی کے متعلق سوچتے رہنا چاہیئے اور اس یقین کے ساتھ زندگی گذارنی چاہیئے کہ انسان فنا ہونے والا ہے۔ اور اسے اپنی مَوت کا یاد رکھنا از بس ضروری ہے۔ ہمیں ہر وقت اپنی اصلاح اور فلاح کی فکر ہونی چاہیئے۔ اصلاح پر ہی کام نہیں رک جانا چاہیئے۔ بلکہ اس سے آگے بڑھ کر فلاح حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ سے ہرگز لاپرواہ نہیں ہونا چاہیئے۔

ان تمام باتوں کا نقطہ آغاز اہلِ دل سے ملاقات اور انکی صحبت سے استفادہ ان سے ملاقات کے نتیجے میں ان سے مناسبت پیدا ہو گی۔ اور یہ مناسبت ہی بتائے گی کہ ہمارا دل خدا کی طرف مائل ہے اور ہم اپنی اصلاح و فلاح کے درپے ہیں۔

اسی طرح ہمیں اپنے بچوں کو بھی اہلِ دل سے ملاتے رہنا چاہیئے۔

اپنے اندر جھانک کر دیکھو ذرا
اس نہاں خانے میں کیا کچھ ہے دھرا
اپنی باتیں چھوڑ کر غیروں کی بات
کر دیا ہے کرکرا سارا مزہ

ابوالاقبال

اُس کے سوا دراز نہ دستِ سوال کر

جب بھی قدم اٹھائیے، اٹھا دیکھ بھال کر
ہر این و آں کے خوف کو دل سے نکال کر

جو مانگنا ہے قادرِ مطلق خدا سے مانگ
اُس کے سوا دراز نہ دستِ سوال کر

اُس نے اگر دیا ہے تجھے تاجِ سروری
بیچارگیٔ خلقِ خدا کا خیال کر

جمہوریّت کا ہے یہ تقاضائے اوّلیں
آزادیٔ ضمیر کو پہلے بحال کر

کوئی کسی کے دین کا کیوں ترجماں بنے
خود اپنے دل سے پُوچھ اسی سے سوال کر

گُم کردہ راستوں کے ملیں گے تمہیں نشاں
گر ہو سکے تو کوششِ کسبِ کمال کر

جو بات حق ہے اس کو بلا خوف کر قبول
خوش ہے کوئی تو خوش رہے کیچڑ اچھال کر

وہ لوگ جن کے دل میں نہیں خوفِ کردگار
پھرتے ہیں خوفِ خلق سے پگڑی سنبھال کر

یارب ترے ہی رحم و کرم کا ہے واسطہ
پھر دولتِ سکون سے دل کو نہال کر

نادر قریشی

سیّدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-
"خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کے جلال کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو اور یاد رکھو کہ قرآن کریم میں پانسو کے قریب حکم ہیں .... جو شخص ان سب حکموں میں سے ایک کو بھی ٹالتا ہے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عدالت کے دن مؤاخذہ کے لائق ہوگا۔ اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جُوا اپنی گردنوں پر اٹھاؤ کہ شریر ہلاک ہوگا اور سرکش جہنم میں گرایا جائے گا۔ پر جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے وہ موت سے بچ جائے گا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

علمی مسائل

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ بیان کرنے کے بعد اب اللہ تعالیٰ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان ؑ کا ذکر فرماتا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو چونکہ یہودیوں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خاص بیٹا تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کا ذکر کیا گیا ہے اور ان دونوں کا یہ قول بیان کیا گیا ہے کہ ہمیں خدا تعالیٰ نے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت بخشی ہے۔ یعنی خلافت روحانی اور خلافت جسمانی کے ذریعہ سے اس نے ہمیں مومنوں کا افسر بنایا ہے۔

اس کے بعد فرماتا ہے کہ سلیمان ؑ داؤد کا وارث ہوا۔ یعنی ان کے انتقال کے بعد ان کا جانشین ہوا۔ اس سے ظاہر ہے کہ اگلی آیات میں جہاں نا کا لفظ آیا ہے اس سے مراد صرف حضرت سلیمان ؑ ہی ہیں۔ اور نا کا لفظ شاہی سطوت اور جبروت کے اظہار کے لئے ہے نہ یہ بتانے کے لئے کہ حضرت داؤد ؑ اس میں شامل ہیں۔ کیونکہ آیت کے شروع میں ہی بتایا گیا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام اس وقت فوت ہو چکے تھے۔ پس یہ جو کہا گیا ہے کہ اے لوگو! ہم کو منطق الطیر سکھائی گئی ہے۔ اس سے مراد صرف حضرت سلیمان علیہ السلام ہی ہیں نہ کہ حضرت داؤد علیہ السلام۔ کیونکہ حضرت داؤد ؑ اس سے پہلے فوت ہو چکے تھے۔

مفسرین نے منطق الطیر کے یہ معنے کئے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو کبوتروں اور تیتروں اور چڑیوں اور بٹیروں وغیرہ کی زبان سکھائی گئی تھی اور وہ ان کی بولی کو اسی طرح سمجھ لیتے تھے جس طرح ایک انسان کی گفتگو کو دوسرا انسان سمجھ لیتا ہے۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک بلبل کو دیکھا کہ ایک شاخ پر بیٹھی ہوئی اپنی دم اور سر ہلا کر کچھ بول رہی ہے۔ اس کی آواز سن کر آپ نے اپنے اردگرد بیٹھنے والوں سے پوچھا کہ تم جانتے ہو یہ بلبل کیا کہہ رہی ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ خدا اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں ہمیں کیا علم ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا۔ یہ کہہ رہی ہے کہ دنیا کے سر میں خاک پڑے۔ میں نے تو آج صرف آدھی کھجور کھائی ہے۔ پھر فاختہ بولی۔ تو آپ نے فرمایا یہ کہتی ہے کاش یہ سب مخلوق پیدا ہی نہ ہوتی۔

اسی طرح مفسرین لکھتے ہیں کہ حضرت سلیمان ؑ فرمایا کرتے تھے کہ کبوتر کہتا ہے مرنے کے واسطے اپنی اولادیں پیدا کرو اور ویران ہونے کے لئے مکانات بناؤ اور مور کہتا ہے کہ جو کچھ تو کرے گا اس کا بدلہ پائے گا اور ہدہد کہتا ہے کہ جو دوسرے پر رحم کرے گا۔ خدا اس پر رحم کرے گا۔ اور ابابیل کہتی ہے کہ نیک اعمال کو آگے بھیجو تاکہ تم انہیں خدا کے پاس پاؤ۔ اور کبوتر کہتا ہے کہ (پاک ہے میرا رب جو اعلیٰ ہے) اور قطاۃ کہتا ہے کہ جو خاموشی اختیار کرے گا سلامت رہے گا اور طوطا کہتا ہے کہ افسوس اس پر جس کا مقصود اور مطلوب دنیا ہے۔ اور مرغا کہتا ہے کہ اے غافلو اللہ کو یاد کرو۔ اور مینڈک کہتا ہے کہ پاک ہے میرا رب جو قدوس ہے اور چڑیا کہتی ہے اے گنہگارو استغفار کرو اور چیل کہتی ہے کہ (ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے اس کے منہ کے یعنی خدا کے منہ کے) یعنی خدا کے سوا ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے۔ غرض انہوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام پرندوں کی بولی کو خوب سمجھتے تھے۔ گو انہوں نے پرندوں میں مینڈک وغیرہ کو بھی شامل کر لیا ہے مگر یہ محض استعارے اور مجاز کو نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے اور ایسی ہی بات ہے جیسے قرآن کریم میں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کھاؤ اور پیو اس وقت تک جبکہ سفید اور سیاہ تاگے میں فرق کیا جا سکے۔ صبح کے وقت (بقرہ رکوع ۲۳) یعنی رمضان کے ایام میں سحری کا وقت اس وقت تک ہے جب تک کہ صبح کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے الگ نظر نہ آنے لگے۔ مگر پنجاب میں بہت سے زمیندار رمضان کی راتوں میں سفید اور سیاہ تاگہ اپنے پاس رکھ لیتے ہیں اور چونکہ تاگا اچھی روشنی میں ہی نظر آتا ہے اس لئے وہ اس وقت تک خوب کھاتے پیتے رہتے ہیں۔ جب تک انہیں سیاہ اور سفید تاگا الگ الگ نظر نہ آنے لگے۔ اسی طرح تشبیہہ اور استعارہ کو نہ سمجھنے کے نتیجہ میں اگر خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا ذکر آجائے تو بعض لوگ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ بھی (خدا کی پناہ) اسی طرح گوشت پوست کا ہے جس طرح ہمارا ہے۔ اور اگر انہیں کہا جائے کہ ہاتھ سے مراد خدا تعالیٰ کی طاقت ہے تو وہ کہیں گے کہ تم تاویلیں کرتے ہو۔ جب خدا نے ہاتھ کا لفظ استعمال کیا ہے تو تمہارا کیا حق ہے کہ تم اس کی تاویل کرو۔ یا خدا تعالیٰ کے متعلق (عرش پر جا بیٹھا) کے الفاظ پڑھ لیں تو جب تک وہ خدا تعالیٰ کو ایک سنگ مرمر کے تخت پر بیٹھا ہوا تسلیم نہ کریں۔ انہیں چین ہی نہیں آئے گا۔ حالانکہ دنیا کی ہر زبان میں تشبیہہ اور استعارہ کا استعمال موجود ہے۔ ہمارے ملک میں محاورہ ہے کہ "آنکھ بیٹھ گئی" مگر کوئی نہیں کہتا کہ آنکھ کی ٹانگیں تھیں یا وہ بیٹھی ہے تو کس پلنگ اور کرسی پر بیٹھی ہے۔ کیونکہ ہر شخص جانتا ہے کہ آنکھ بیٹھنے کے معنے یہ ہیں کہ آنکھ ضائع ہو گئی اور پھوٹ گئی۔ اسی طرح اور کئی قسم کے استعارات ہماری زبان میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور کوئی ان پر اعتراض نہیں کرتا بلکہ ان استعارات کو زبان کی خوبی اور اس کا کمال سمجھا جاتا ہے۔

جسطرح دنیا کی ہر زبان میں مجاز اور استعارات کا استعمال پایا جاتا ہے۔ اسی طرح الہامی کتابیں بھی ان استعارات کو استعمال کرتی ہیں۔ مگر وہ لوگ جو استعارہ اور مجاز کی حقیقت کو نہیں سمجھتے وہ انہیں ظاہر پر محمول کر لیتے ہیں۔ اور اس طرح خود بھی ٹھوکر کھاتے ہیں اور دوسروں کے لئے بھی ٹھوکر کا موجب بنتے ہیں۔

یہی حال منطق الطیر کا ہے۔ مفسرین نے صرف طیر کے لفظ کو دیکھ کر خیال کر لیا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو امتیازی طور پر اللہ تعالیٰ نے یہ خصوصیت عطا فرمائی تھی کہ انہیں تیتروں اور بٹیروں کی بولی بھی سکھا دی تھی۔ مگر سوال یہ ہے کہ اس بولی کے سکھانے کا فائدہ کیا تھا۔ یا تو یہ تسلیم کیا جائے کہ پرندے بھی بڑے بڑے علوم و معارف جانتے ہیں۔ اور چونکہ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا تھا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اس علم سے محروم رہیں۔ اسلئے اس نے آپ کو ان کی زبان بھی سکھا دی۔ مگر پرندے تو ایک جاہل سے جاہل اور غبی سے غبی انسان جتنی بھی عقل نہیں رکھتے۔ پھر ان سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے کیا علم سیکھنا تھا۔ پھر اگر ان کا دماغ واقعہ میں اتنا اعلیٰ ہوتا کہ حضرت سلیمان جیسے نبی کو بھی ان سے معارف اور علوم حاصل کرنے کی ضرورت تھی تو شریعت ان کو ذبح کرنے کی اجازت کیوں دیتی۔ اللہ تعالیٰ کا انسان کو ذبح کرنے کی اجازت نہ دینا اور جانوروں کو ذبح کرنے کی اجازت دینا صاف بتا رہا ہے۔ کہ یہ امتیاز صرف دماغ کے فرق کی وجہ سے رکھا گیا ہے۔ اور ان کا دماغ عام انسانی دماغ سے بھی ادنیٰ ہے۔ تو حضرت سلیمان ؑ کو ان کی زبان کس حکمت کے ماتحت سکھائی گئی تھی۔

پھر مفسرین صرف یہیں تک بس نہیں کرتے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو تمام پرندوں کی بولیاں سکھائی گئی تھیں۔ بلکہ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ہدہد جو ایک پرندہ تھا وہ اتنی عقل اور سمجھ رکھتا تھا۔ کہ اس نے ملکہ سبا کی باتیں سمجھیں اس کے درباریوں کی باتیں سمجھیں حضرت سلیمان علیہ السلام کی باتیں سمجھیں۔ مگر ہدہد کی باتیں حضرت سلیمان کے سوا اور کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا۔ گویا ایک پرندہ حضرت سلیمان ؑ کے تمام درباری علماء اور فضلاء سے بھی بڑا تھا۔ کیونکہ وہ ان سب کی باتیں سمجھتا تھا۔ لیکن اسکی بات کو کوئی نہیں سمجھتا تھا۔ اور اگر کوئی سمجھتا تھا تو وہ صرف حضرت سلیمان ؑ تھے۔ گویا اگر ہدہد سے کسی کو برابری حاصل تھی تو صرف حضرت سلیمان ؑ کو تھی باقی جتنے امراء اور وزراء تھے وہ سب اس "کھٹ بڑھئی" سے نیچے تھے۔ یہ اتنا احمقانہ نقشہ ہے کہ اسکو ایک معمولی عقل رکھنے والا انسان بھی تسلیم نہیں کر سکتا۔ اگر یہ بات مانی جائے تو پھر یہ بھی ماننا پڑے گا کہ پرندے انسان سے افضل ہیں۔ اور پھر ساتھ ہی یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ پرندوں کو ذبح کرنا جائز نہیں ہاں انسان کو ذبح کر کے کھانا جائز ہے۔ کیونکہ پرندے (اللہ کی پناہ) انسان سے افضل ہیں یہ تو "اندھیر نگری چوپٹ راجہ" والی بات ہو گی۔ جسکو کوئی بھی معقول انسان تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں ہو سکتا۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ بھی ایک استعارہ اور مجاز ہے۔ جسکو لوگوں نے نہ سمجھا۔ اور وہ صحیح راستہ سے بھٹک کر دور از کار بحثوں میں الجھ کر رہ گئے طیر عربی زبان میں اڑنے والی چیز کو کہتے ہیں۔ اور استعارۃً اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو عالم روحانی کی فضاؤں میں پرواز کرنے اور خدا تعالیٰ کے برگزیدہ اور

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات ____ نون۔ سین

ایتھوپیا کا نیا سربراہ

ایتھوپیا میں ایک لمبے عرصے تک خانہ جنگی کے بعد جب باغیوں کو عدیس ابابا کے قریب نہ دیکھا تو صدر مینجستو ہیلی ماریام نے یہی مناسب سمجھا کہ وہ ملک چھوڑ دیں اور باغیوں کو اس بات کا موقع دیں کہ وہ ملک کا انتظام سنبھال لیں۔ چنانچہ اس کے چند ہی روز بعد باوجود اس کے باغی عدیس ابابا کے قریب پہنچ چکے تھے اور اندر داخل نہیں ہو رہے تھے۔ وہ عدیس ابابا میں داخل ہو گئے اور انہوں نے اس بات کا اعلان کر دیا کہ اب سارے ملک پر ان کا قبضہ ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اریٹیریا کے علاقہ نے ایک لمبے عرصے سے مہم جاری کر رکھی ہے کہ انہیں آزادی ملے اور وہ اپنے آپ کو ایک الگ ملک کی حیثیت سے دنیا میں پیش کر سکیں لیکن اب کہا جاتا ہے کہ نئی حکومت کے زیر اثر انہوں نے ان دونوں دعوؤں سے دست برداری کا اظہار کیا ہے۔ باغیوں کے لیڈر جنہیں اب باغی تو نہیں کہنا چاہیئے۔ وہ ملک کے صدر ہیں۔ میلیس زیناوی (MELES ZENAWI) کی عمر ۳۶ سال ہے اور وہ میڈیکل سٹوڈنٹ رہے ہیں۔ انہوں نے عدیس ابابا میں داخل ہوتے ہی ایک کانفرنس بلائی جس میں مختلف ممالک کے سفارت کاروں نے حصہ لیا۔ اسی روز یہ لنڈن سے یہاں پہنچے تھے اگرچہ بولتے تو نہایت آہستگی سے ہیں لیکن انگریزی زبان پر انہیں خاصا کنٹرول حاصل ہے۔ انہوں نے سفارت کاروں کو بتایا کہ ان کے لئے سب سے اولیت اس بات کو حاصل ہے کہ سارے ملک میں حفاظتی انتظامات بہتر بنائے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ابھی تک علاقائی جھگڑے جاری ہیں اور اسی طرح دیہات میں سے بعض لوگ اپنے آپ کو ڈاکوؤں کی حیثیت میں بھی چلتا پھرتا دیکھ رہے ہیں۔ ایسا وہ اس لئے بھی کرنا چاہتے ہیں تاکہ امدادی کارروائیوں میں آسانی پیدا ہو سکے۔ اس وقت ایتھوپیا میں ۷۰ لاکھ انسان قحط کا شکار ہیں۔

میلیس کی پارٹی کا نام ایتھوپین پیپلز ریوولیوشنری ڈیموکریٹک فرنٹ ہے۔ (EPRDF) اور یہ لوگ گذشتہ منگل کے روز عدیس ابابا میں داخل ہوئے تھے۔ اس سے پہلے جو لوگ برسر اقتدار تھے اور جن کا کمیونزم سے گہرا تعلق ہے ان کے وقت میں ۱۷ سال تک خانہ جنگی جاری رہی۔

اس میٹنگ میں جو میلیس نے منعقد کی، ۱۲۰ کے قریب سفارت کار موجود تھے۔ انہوں نے ان سفارت کاروں کو بتایا کہ ان کی درمیانی عرصے کی حکومت صرف اس وقت تک برسر اقتدار رہے گی جب تک کہ انتخابات نہیں ہو جاتے۔ ان انتخابات اور دیگر امور کے لئے یکم جولائی کو ایک کانفرنس بلائی جا رہی ہے۔ امید یہ کی جاتی ہے، انہوں نے بتایا، کہ دو سال کے اندر اندر انتخابات ہو جائیں گے۔ انہوں نے یہ خوش آئند خبر بھی سنائی کہ ملک کے تمام حصوں اور آبادی کے تمام گروہوں کو حکومت میں شامل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ گذشتہ ۱۴ سال میں جو کچھ ہوا ہے اس سے ہمیں سبق لینا چاہیئے۔

مینجستو ہیلی ماریام کے متعلق انہوں نے کہا کہ ان کی ناکامی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنا اقتدار صرف چند لوگوں تک محدود رکھا۔ میلیس نے کہا کہ ہم کسی صورت بھی یہ غلطی دہرانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ اس غلطی نے ملک کو کس راہ پر ڈال دیا ہے اور اسکی وجہ سے ہم نے کس قدر نقصان اٹھایا ہے۔ اگرچہ اس وقت ملک کو اکٹھا رکھنے کے لئے صرف ایک ہی طاقت موجود ہے اور وہ فوج کی طاقت ہے۔ لیکن میلیس نے اس بات کا اظہار کیا کہ وہ اقتدار اور خاص طور پر کلی اقتدار کو پسند نہیں کرتے۔ البتہ ان کا خاص طور پر خیال ہے کہ وہ حکومت کا ایک خاص اہم حصہ رہیں گے۔ تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ اکثر سفارت کار میلیس کی باتیں سن کر خوش ہوئے۔ اگرچہ زیادہ تجزیہ نگاروں نے یہ بھی کہا کہ جس طرح کے اور جتنے وعدے کئے گئے ہیں ان کا پورا کرنا کوئی آسان بات نہیں۔ معلوم تو یہ ہوتا ہے کہ وہ سیدھی سادی اور صاف بات کرنے والے ہیں۔ اور وہ نہ صرف اپنے ملک کے تمام طبقوں کی بلکہ عالمی برادری کی بھی مدد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ایسا وہ کہاں تک کر سکیں گے اور کب تک کر سکیں گے اور اپنے اقتدار کو کس حد تک مستحکم بنا سکیں گے یہ باتیں ایسی ہیں جن کا ابھی اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ ایک بات جس کی انہوں نے بھرپور طریق پر تردید کی ہے کہ وہ امریکہ کے کہنے پر عدیس ابابا میں داخل ہوئے ہیں۔ انہوں نے سفارت کاروں کو بتایا کہ فیصلہ تو ہمارا تھا۔ اگرچہ ہم نے امریکہ کی حکومت سے، بعد میں مشورہ بھی کر لیا تھا لیکن یہ کہنے میں ہمیں کوئی باک نہیں ہے کہ اگر ہم یہ مشورہ نہ بھی کرتے تو چونکہ ہم خود فیصلہ کر چکے تھے۔ ہم عدیس ابابا میں داخل ہو گئے ہوتے۔

اریٹیریا کے متعلق انہوں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ ملک کا سب سے بڑا اہم سوال یہی ہے۔ اریٹیریا کے لوگ جو اپنے آپ کو اریٹیرین پیپلز لبریشن فرنٹ کہتے ہیں وہ بحر احمر کے سارے ساحلی صوبے پر اپنا اقتدار جمائے ہوئے ہیں لیکن میلیس سے انہوں نے کہا ہے کہ وہ اس بات پر زور نہیں دیں گے کہ انہیں تسلیم کیا جائے اور نہ ہی وہ از خود اس بات کا دعویٰ پیش کریں گے کہ انہوں نے آزادی حاصل کر لی ہے۔

اس میں کیا شک ہے کہ جب بھی فوج کسی ملک کا نظم و نسق سنبھالتی ہے۔ تو سب سے پہلے وہ اسی بات کا یقین دلانے کی کوشش کرتی ہے کہ جلد سے جلد وہ اقتدار سے ہٹ جائے گی اور انتخابات کے ذریعے منتخب حکومت کو مستحکم بنانے کی کوشش کرے گی۔ بعض فوجی حکومتیں ایسا کر بھی لیتی ہیں۔ لیکن ساری نہیں۔ کیونکہ عام طور پر یہ فوجی حکومتیں اگر دو سال کہیں تو دو سال میں توسیع کر کے چار سال اور چار سال میں توسیع کر کے چھ سال۔ اب اس طرح توسیع کرتے کرتے کافی لمبا عرصہ اقتدار اپنے ہاتھ میں رکھتی ہیں۔

ایتھوپیا میں کیا ہوگا اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ جتنا لمبا عرصہ خانہ جنگی نے ملک کو مشکلات میں رکھا ہے غالباً اتنا ہی زیادہ لمبا عرصہ یا اس کی نسبت سے لمبا عرصہ ملک کے استحکام کو درکار ہوگا۔ اور استحکام کے بغیر وہاں انتخابات بے معنی ہو جائیں گے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایتھوپیا کو استحکام عطا کرے اور امن سے نوازے۔

مصری فوج برائے کویت

جب مصری حکام کی امریکہ کے سیکرٹری دفاع رچرڈ ڈک چینی سے یہ گفت و شنید ہو رہی تھی کہ اسلحہ کے متعلق نئی کنٹرول پالیسی اسرائیل کو اس بات کی اجازت دے گی کہ وہ اپنے نیوکلیئر اسلحہ جو اس کے پاس موجود ہے اسے محفوظ رکھے اور اس لئے مصر کو بھی نیا اسلحہ ملنا چاہیئے۔ انہوں نے بتایا کہ مصر کی حکومت نے اس بات پر اتفاق کر لیا ہے کہ کویت میں امن قائم رکھنے کے لئے وہ فوج بھیجے گا۔ اور مشرق وسطیٰ میں قیام امن اور اس کے استحکام کے لئے یہ فوجی دستہ جو حفاظتی امور کے لئے بھیجا جائے گا پہلا قدم ہوگا۔

امریکہ نے اپنے کسی فیصلے کا اعلان نہیں کیا کہ وہ مصر کو مزید ہتھیار دینے کے لئے تیار ہے۔

مصر کے فوجی دستوں کا کویت متعین کیا جانا ایک ایسی بات ہے جس کا ابھی تک اعلان تو نہیں کیا گیا لیکن مصری اور امریکی حکام کے درمیان بات ہو چکی ہے اور ان کا کہنا ہے کہ عراق کو اپنے حقوق کی حدود کے اندر رکھنے کے لئے یہ بات نہایت لازمی ہے۔ اس بات کا انہیں ہر وقت خطرہ دکھائی دیتا ہے کہ عراق پھر مشرق وسطیٰ میں جنگی حالات پیدا کر دے گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر مصری فوج جیسا کہ دوسری فوجیں بھی متعین رہیں تو اس بات کا امکان بہت کم ہوگا کہ سیاسی اور فوجی طور پر عراق حالات کو خراب کر سکے۔ اور اس طرح مصر اور ان خلیجی ریاستوں کے آپس میں تعلقات بڑھ جائیں گے۔ جو اگرچہ تیل کے لحاظ سے تو بہت امیر ہیں لیکن جہاں تک دفاع کا تعلق ہے اس میں سخت کمزور ہیں۔

ایک مصری سینئر حاکم نے ایک انٹرویو میں بتایا کہ کچھ عرصہ گذرا کویت نے مصر سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ وہ اپنے فوجی دستے وہاں متعین کرے اور اس مطالبے کے نتیجے میں مصر نے حامی بھر لی تھی۔ جب خلیج کی جنگ جاری تھی تو مصر نے ۳۶ ہزار فوجی اس میں جھونکے تھے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ چند روز ہوئے کسی فیصلہ سے ناراض ہو کر انہوں نے امریکہ کو اپنی قوت ارادی جتانے کے لئے یہ فیصلہ کیا کہ ہم تمام کے تمام فوجی واپس بلا لیں گے۔ مصر کے صدر حسنی مبارک نے چینی کو بتایا کہ ان کی حکومت نے کویت میں فوجیں بھیجنے کی حامی بھری ہے۔ اس حامی بھرنے کا موقعہ

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) فرماتے ہیں۔ (۲۶ دسمبر ۱۹۴۲ء)

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ کسی بندے کیساتھ جیسا سلوک کرتا ہے۔ گویا وہ میرے ساتھ کرتا ہے۔ اگر اس نے میرے بندوں کو روٹی کھلائی تو گویا اس نے مجھے کھلائی۔ اگر اس کے لئے مکان بنایا ہے تو خدا کہے گا اس نے میرے لئے مکان بنایا ہے۔ اس لئے اس کا اس سے بہتر مکان جنت میں بناؤ۔ اسی طرح اولاد کی تربیت ہے۔ یہ اجتماعی کام ہے۔ تمہیں بڑا شوق ہے کہ تمہارا بچہ سچ بولے تم رات دن اسے کہتی ہو کہ بچہ سچ بول۔ بچہ سچ بول۔ لیکن تم اکیلے اسے کس طرح سکھا سکتی ہو۔ تمہارا بچہ باہر کھیلنے جاتا ہے تو دوسرے کو کہتا ہے کہ بھائی ابا کو نہ بتانا کہ میں سکول نہیں گیا۔ تم گھر میں کہتی ہو کہ بچہ سچ بول تو اس کشمکش کے بعد کبھی تو تمہاری تعلیم اثر کرتی ہے۔ کبھی بھائی کی۔ اگر اس بھائی کی ماں اسے کہنے والی ہوتی کہ تو سچ بولا کر۔ تو وہ فوراً تمہارے بچے کو کہہ دیتا کہ میں جھوٹ نہیں بول سکتا۔ میری ماں نے منع کیا ہوا ہے۔ تربیت اولاد کبھی اجتماع کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ عورتوں کو چاہیئے کہ وہ مل کر بیٹھیں اور سوچیں کہ ہمارے بچوں میں کیا کیا خرابیاں ہیں۔ عورتیں تدابیر کریں اور عہد کریں کہ وہ ان کمزوریوں کو دور کریں گی۔ اسمیں تعاون کی ضرورت ہے۔ اگر ساری عورتیں اپنے بچوں کو سچ بولنے کی ترغیب دیں گی تو کوئی بچہ جھوٹ بولنے والا نہیں ہو گا۔ اگر پندرہ بچے کھیلنے والے ہوں گے اور ان میں سے ایک جھوٹ بولنے والا ہو گا۔ تو پندرہ دوسرے کہیں گے کہ ہم نے جھوٹ نہیں بولنا۔ ہماری اماں نے منع کیا ہوا ہے۔ تو تمہارا بچہ بھی سچ بولنے لگ جائیگا۔ غرض یہ اجتماعی نیکیاں ہیں جو مل کر کرنے کے بغیر نہیں ہو سکتیں۔

اسی طرح بہادری ہے۔ اگر ہمارے بچے کمزور ہونگے تو انہوں نے اپنی کیا اصلاح کرنی ہے اور جماعت کی کیا کرنی ہے انہوں نے ملک کی کیا خدمت کرنی ہے اور قوم کی کیا خدمت کرنی ہے۔ بہادر آدمی کو لوگ گیند کی طرح اچھال کر پھینکتے ہیں۔ لیکن وہ اپنے کاموں سے باز نہیں آتا۔ حضرت ابوذر غفاریؓ نے سنا کہ مکہ میں ایک شخص نے دعویٰ نبوت کیا ہے۔ انہوں نے اپنے بھائی کو تحقیقات کے لئے بھیجا۔ لیکن اس نے واپس جا کر کوئی تسلی بخش جواب نہ دیا پھر وہ خود مکہ گئے لوگوں سے دریافت کیا۔ کفار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک نہ پہنچنے دیا۔ یہی کہا کہ ایک شخص ہے جو اپنی سحر بیانی سے بھائی کو بھائی سے بیوی کو خاوند سے جدا کرتا چلا جاتا ہے۔ لیکن یہ چپ چاپ گلیوں میں چکر لگایا کرتے۔ حضرت علیؓ نے انہیں ایک دن دیکھا۔ دوسرے دن دیکھا۔ تیسرے دن دیکھا۔ پوچھا کیا بات ہے۔ آپ چکر لگایا کرتے ہیں؟۔ انہوں نے جواب دیا کہ شاید تم بھی مجھے ٹھیک ٹھیک نہ بتلا سکو۔ میں ایک کام کے لئے آیا ہوں۔ حالانکہ حضرت علیؓ جو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں میں سے تھے۔ حضرت علیؓ نے پوچھا اور اصرار کیا تو انہوں نے بتلا دیا۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے وہ مسلمان ہو گئے۔ دشمن اسلام بڑے دھڑلے سے خانہ کعبہ میں گالیاں دیا کرتے تھے۔ وہ ایک دن گالیاں دے رہے تھے تو یہ وہاں گئے۔ انہوں نے کہا تم گالیاں دے رہے ہو۔ سنو! (اور انہوں نے کلمہ شہادت پڑھا) کفار نے پکڑ کر خوب پیٹا۔ پیٹنے کے بعد پھر پوچھا تو چونکہ دل بہادر تھا۔ پھر (کلمہ شہادت پڑھا) تو یہ ان کی جرأت اور بہادری تھی۔ اتنے میں حضرت عباسؓ آ پہنچے یہ اس وقت مسلمان نہ تھے ان سے کسی نے پوچھا کہ آپ بڑے ہیں یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بڑے ہیں۔ حضرت عباسؓ نے جواب دیا کہ درجے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم بڑے ہیں پیدا پہلے میں ہوا تھا۔ تو جب یہ وہاں آگئے تب حضرت ابوذرؓ کو ان کے ہاتھوں سے چھڑایا تو جب دل میں ایمان پیدا ہو جاتا ہے تو جو شخص بہادر ہوتا ہے وہ ہر جگہ اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ دین کے لئے بہادری کی ضرورت ہے اور دنیوی کاموں کے لئے بھی بہادری کی ضرورت ہے۔ بزدلی ہر صورت میں بُری ہے اور بہادری ہر لحاظ سے اچھی ہے۔ اگر جاپانی گھس آئیں تو کیا تمہارا دل یہ چاہتا ہے کہ تمہارا بیٹا کھیت میں گھس جائے اور وہ گھروں کو لوٹ لے جائیں یا تمہارا دل یہ چاہتا ہے کہ تمہارا بیٹا دروازے پر کھڑا ہو کر بہادری سے مقابلہ کرے اور لوگ کہیں کہ واہ بھئی تو جوان مر تو گیا لیکن اپنی عورتوں کی جان بچالی۔ یا تمہیں یہ اچھا لگتا ہے کہ اس وقت تمہارا بیٹا گھر میں گھس جائے۔ اور دشمن عورتوں کی چوٹیاں پکڑ کر گھسیٹتے پھریں؟ تم کو تو وہی بچہ اچھا لگے گا جو گھر کی حفاظت میں اپنی جان تک دے دے گا۔ ایک کا ڈر دوسرے کو بھی ڈرا دیتا ہے۔ ڈر ایسی چیز ہے جو ایک سے دوسرے کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ اگر تم نے اپنے بچے کے دل میں ڈر پیدا کیا ہے۔ تو وہ بہادری کس طرح دکھائے گا۔ اور اگر تم صرف اسکو بہادری کی تعلیم دیتی ہو اور وہ دوسرے بچوں کو ڈرتے دیکھتا ہو تو خود بھی ڈرنے لگتا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنگ حنین میں گئے۔ غزوۂ حنین میں نئے نئے مسلمان شامل تھے۔ ذرا تیر پڑے تو وہ بھاگے۔ جب وہ بھاگے تو سارا لشکر اسلامی بھاگ پڑا۔ یہاں تک کہ صرف بارہ آدمی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہ گئے۔ دوسری طرف چار ہزار آدمی تیر برسانے والے تھے وہ اپنی ذات میں ڈرپوک نہیں تھے۔ بزدل نہیں تھے بلکہ بزدلوں کو دیکھ کر بزدل بن گئے تھے۔ کوئی عورت اپنے اپنے بچے کا دل مضبوط نہیں کر سکتی۔ جب تک سارے گاؤں کی عورتیں اپنے بچوں کے دل مضبوط نہ کریں۔

اسی طرح تعلیم کو دیکھ لو۔ امیر سے امیر آدمی بھی اکیلا سکول کو نہیں چلا سکتا۔ لیکن مل کر غریب سے غریب آدمی بھی شاندار کالج تیار کر سکتے ہیں۔ یہاں سکول کا پچیس چھبیس ہزار خرچ ہے یہ کوئی اکیلا امیر آدمی خرچ نہیں کر رہا بلکہ تم میں سے ہی وہ مرد ہیں۔ جنکی چار روپے آمد ہے اور وہ پیسہ پیسہ دے رہے ہیں۔ اکٹھے کاموں کے لئے ضرورت ہوا کرتی ہے جماعت کی۔ اسکے لئے یہ قانون ہم نے بنایا ہے کہ جہاں کہیں بھی احمدی عورتیں ہیں وہاں لجنہ اماء اللہ بنا لیں۔ لجنہ اماء اللہ کے معنے ہیں "اللہ کی نیک بندیوں کی انجمن" لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ابھی تک ہر جگہ انجمنیں قائم نہیں ہوئیں۔ جہاں لجنہ قائم ہو وہاں کی ہر عورت ممبر ہو گی۔ اور ہر عورت یہ اقرار کرے کہ خدا کے دین کو پھیلانے کے لئے میں مر جاؤں گی۔ سر دے دونگی۔ لیکن پیچھے نہیں ہٹوں گی۔ ہفتے میں ایک یا دو دن وقف کرے۔ بجائے اسکے کہ ہمسائے کی غیبت کرو دین کی باتیں کرو۔ آپس میں نیک مشورے کرو۔

ص ۳۶۶

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) نے فرمایا۔

جس طرح اعصاب اور رگوں کا آپس میں تعلق ہوتا ہے اسی طرح عورتوں اور مردوں کے تعاون کے ساتھ دنیا کا نظام چلتا ہے۔ مگر آجکل کے زمانہ میں ہر طرف جنگ شروع ہے آپس میں نا اتفاقی بڑھ رہی ہے اور پیشگوئی ہے کہ قیامت کے قریب سب نعمتیں مٹا دی جائیں گی سب وحوش یعنی غیر تعلیمیافتہ قومیں اور ادنیٰ قومیں ملائی جائیں گی۔ اور ان کو اٹھایا جائے گا۔ تمام بنی آدم مساوات چاہیں گے۔ اس واسطے بنی آدم کے اس حصہ کو بھی یعنی عورتوں کو احساس ہوا کہ ہم بھی مساوات وغیرہ میں حصہ لیں۔ اس لئے عورتوں نے بھی جنگ اور جھگڑوں میں حصہ لینا شروع کیا۔ ہمارے ملک میں مثل مشہور ہے کہ خربوزہ کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے اور اس کا نام بھیڑ چال بھی رکھا ہے۔ گو یہ ملکہ اور جذبہ ہر ایک ملک میں پایا جاتا ہے مگر ہمارے ملک میں یہ بہت زیادہ ہے۔ جس طرح ایک گیدڑ بھاگا جاتا تھا کسی نے پوچھا کہاں بھاگے جاتے ہو کہنے لگا۔ بادشاہ سلامت نے حکم دیا ہے کہ شہر کے تمام اونٹ پکڑ لئے جائیں اس نے کہا تم تو گیدڑ ہو اور حکم اونٹوں کے لئے ہے کہنے لگا شاید گیدڑ بھی پکڑے جائیں۔ تو بعینہ یہی طریقہ ہمارے ملک کی عورتوں نے اختیار کیا کہ عیسائی اور ہندو وغیرہ عورتوں کی ریس میں آ کر کہہ دیا کہ ہمیں ہمارے حقوق دیئے جائیں۔ حالانکہ مرد کون ہوتے ہیں ان کے حقوق دینے والے ان کو خود خدا تعالیٰ نے حقوق دیئے ہیں۔ قرآن کریم میں جس طرح مسلمان عورت کی تعریف آئی ہے کسی کتاب یا مذہب میں نہیں پائی جاتی۔ عیسائیوں کا مذہب ہے کہ عورت میں روح ہی نہیں۔ دوسرے مذاہب میں کہیں تو عورت کو شیطان کا آلہ اور کہیں شر کی جڑ اور کہیں کچھ کہیں کچھ کہہ دیا ہے مگر اسلام نے قرآن میں جہاں مومن مرد کا ذکر فرمایا۔ وہیں مومن عورتوں کا ذکر بھی فرمایا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی کی حیثیت سے ہی قدر نہیں بلکہ عائشہ عائشہ ہو کر مشہور ہوئیں۔ پھر عیسائیت میں عورت کا حق کوئی نہیں رکھا گیا۔ بلکہ ماں کا بھی حق نہیں رکھا ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح کو جب یہ کہا گیا کہ مریم ملنے آئی ہے تو کہا مریم کون ہے۔ جا اے عورت میں تجھ کو نہیں جانتا سو جبکہ ماں کا حق نہیں جانا تو بیوی کا حق بھلا کیا جانے گا۔ تو

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر

محترم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ سیالکوٹ

۲۱ دسمبر ۱۹۶۴ء کو صبح چار بجے کے قریب ایک روح فرسا حادثہ پیش آیا۔ جبکہ چوہدری نذیر احمد صاحب سرگودہا سے ایک برات کے ساتھ سیالکوٹ واپس جارہے تھے۔ سیالکوٹ سے دس میل ورے آپ کی کار سے ایک ٹرک ٹکرا گیا۔ آپ چوٹوں کی وجہ سے بیہوش ہوگئے اور فوراً سیالکوٹ کے ہسپتال میں لے جائے گئے۔ جہاں ڈاکٹروں نے آپ کو ہوش میں لانے کے لئے پوری کوشش کی۔ لاہور کے ماہر ڈاکٹر بھی سیالکوٹ بلوائے گئے اور انہوں نے بھی دوا اور علاج میں ہر ممکن کوشش کی لیکن یہ کوششیں کامیاب نہ ہوسکیں۔ وقت مقدر آچکا تھا اور رات کو دس بجے کے قریب محترم چوہدری نذیر احمد صاحب اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے۔ بعمر ۵۵ سال۔

۲۲ دسمبر ۱۹۶۴ء کو بعد نماز عصر آپ کا تابوت ربوہ پہنچا۔ خبر پاکر دور و نزدیک سے دوست احباب ربوہ پہنچ گئے تھے۔ بعد نماز مغرب حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور احباب اور اہل ربوہ نے غمگین دل اور نمناک آنکھوں کے ساتھ اس گوہر بے بہا کو مقبرہ بہشتی کے اندر سپرد خاک کیا۔ اور راضی برضا مقبرہ سے لوٹے۔ دلوں میں درد۔ زبانیں گنگ۔ مشیت ایزدی یہی تھی۔

سیالکوٹ کے مردم خیز خطہ میں بڑے بڑے مخلص، جاں نثار، وفادار سلسلہ احمدیہ کے خادم۔ خدا تعالیٰ کے نیک بندے پیدا ہوئے۔ اور اپنے اپنے وقت میں انہوں نے جماعت کی گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی چوہدری نذیر احمد صاحب تھے۔

خاکسار نے آپ کے اندر بہت سی دلکش خوبیاں مشاہدہ کیں۔

(ا) بڑے ذہین و فطین وکیل تھے۔ خاکسار نے بعض مشہور ججوں کو آپ کی اعلیٰ قابلیت کا معترف پایا۔ قانون کی باریکیوں پر ایک بسیط نظر رکھتے تھے۔ محنت اور کثرت مطالعہ آپ کا خاص امتیاز تھا۔

(ب) جماعت کے کاموں میں پیش پیش رہتے تھے ہماری جماعت کو بہت سے قانونی مراحل اور مشکلات کا سامنا آئے دن ہوتا رہا ہے۔ اور جماعت کے وکلاء مشورہ کے لئے اکٹھے ہوتے رہے ہیں۔ آپ کی شمولیت ان مشوروں میں ضروری سمجھی جاتی تھی اور آپ ہر مصروفیت کو چھوڑ کر لمبا سفر اختیار کرکے ربوہ یا لاہور پہنچ جایا کرتے تھے۔ اسی طرح نگران بورڈ کے اجلاسوں میں بھی بعد مسافت کے باوجود پابندی سے شامل ہوتے تھے۔ صیغہ دیوانی کے نامور اور ممتاز وکیل تھے۔ اور جاننے والے جانتے ہیں کہ اس صیغہ میں کام کرنے والے وکیل کی مصروفیات کس قدر کثیر ہوتی ہیں۔ لیکن آپ تمام جھگڑے بندوں کو توڑ کر سلسلہ کے کام کو مقدم ٹھہراتے اور پابندی سے مشوروں میں شامل ہوتے۔

(ج) طبیعت بڑی متین اور منکسر تھی۔ بات کرنے میں کبھی سبقت نہ کرتے۔ نہ کسی کی بات کو کاٹتے۔ بلکہ خاموشی سے سنتے رہتے۔ گویا آپ کا طرز عمل یہ تھا کہ ؎

سخن تا نپرسند لب بستہ دار
گہر تشکنی تیشہ آہستہ دار

اور جب آپ کی باری آتی تو بڑے انکسار لیکن پوری خود اعتمادی اور حلیمی کے ساتھ اپنی رائے کا اظہار کرتے۔ ہر بات کانٹے کی تول، مدلل اور مضبوط۔ اور آپ کی رائے بہت صائب اور وقیع ہوتی تھی۔

(د) تکلف اور تصنع آپ کی کسی بات میں نہ تھا اخلاص اور ایثار ہر بات پر غالب تھا۔ سلسلہ کی خدمت کو ایک نعمت سمجھنا اور ہر ایک کے کام آنا آپ کا شیوہ تھا۔ بڑے فراخ دل، مہمان نواز تھے لین الطبع، صبور و حمول مہمان کے آرام کو آسائش کا خاص انتظام اور رکھ رکھاؤ کرنے والے شریف النفس۔ وفادار دوست۔

(ھ) ضلع سیالکوٹ کے نائب امیر تھے۔ جماعت کے فدائی۔ طبیعت میں سوز و گداز اور درد مند دل۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی وفات پر آپ کو زار زار بے اختیار روتے خاکسار نے دیکھا۔

(و) ۱۹۱۹ء کی بات ہے کہ حضرت امام جماعت الثانی نے خاکسار کو فرمایا کہ آئندہ زمانہ میں جماعت کو وکلاء کی بڑی ضرورت پیش آئے گی۔ بعد کے واقعات نے حضور کی اس فراست اور پیش بینی کی تصدیق کی اور جماعت کے بہت سے وکلاء کو اللہ تعالیٰ نے خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائی۔ اور ہر خدمت کرنے والا اپنے مقام پر پھولا، پھلا اور کامیاب ہوا۔ نذیر احمد صاحب بھی ایسے ہی خادمان سلسلہ میں سے تھے۔ اور یہ امر کہ آپ فن وکالت میں ممتاز اور ماہر تھے۔ اور نیز یہ امر کہ اپنی قابلیت کو سلسلہ کی خدمت میں لگائے رکھتے تھے۔ اور ہر مصروفیت کو چھوڑ کر خدمت کے لئے حاضر موجود ہوتے تھے۔ ہمارے نوجوان وکلاء کے لئے ایک نمونہ ہے تاکہ وہ خدمت سلسلہ کو ہر چیز پر مقدم رکھیں اور اس کے لئے مقدور بھر کوشش کریں اور نیز اپنے پیشہ میں پیش قدمی اور امتیاز حاصل کریں۔ تاکہ جانے والوں کی جگہ آنے والے لے سکیں۔ اور یہ کارواں آگے بڑھتا جائے ؎

(ترجمہ) جو تمہارے پاس ہے وہ ختم ہونیوالا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے۔

آپ کی وفات ایک جانگداز سانحہ ہے اور سیالکوٹ کی جماعت اور سلسلہ حقہ کا ایک نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کمی کو پورا فرمائے۔ آپ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کا کفیل اور کارساز ہو۔ اور انہیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ترجمہ): اس (یعنی زمین) پر جو کوئی بھی ہے آخر ہلاک ہونے والا ہے اور صرف وہ بچتا ہے جس کی طرف تیرے جلال اور عزت والے خدا کی توجہ ہو۔

(الفضل ۶ جنوری ۱۹۶۵ء)

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

وہ میٹنگ تھی جو حسنی مبارک کے سویز کینال پر رہائش گاہ میں کی گئی۔ اگرچہ یہ تو نہیں کہا جاسکتا کہ مصر کتنی فوج بھیجے گا۔ لیکن یہ بات اب یقینی ہوگئی ہے کہ کویت کی اندرونی کیفیت بحال رکھنے کے لئے اور اس کی سرحدوں کو محفوظ کرنے کے لئے مصری دستے وہاں بھیجے جائیں گے۔ امریکہ کا خیال ہے بلکہ اس نے اس فیصلے کا اعلان کیا ہے کہ وہ کویت میں چار سے پانچ ہزار فوجی رکھنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ جہاں تک زمینی فوج کا تعلق ہے۔ وہ اسے وہاں رکھنے کے حق میں نہیں ہے۔ لیکن ہوائی اور بحری فوج کا وہاں موجود ہونا اس کے خیال میں بہت ضروری ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل ۲۸۰۳۸ میں امتہ المتین بنت نور الحق صاحب مظہر قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مسلم آباد لاہور ۱۵ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱/۳/۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ المتین بنت نور الحق مظہر صاحب مکان نمبر ۲۱۳۲ گلی نمبر ۱۴ نزد مسجد بوہڑ والی متصل ریلوے اسٹیشن مسلم آباد لاہور ۱۵۔ گواہ شد نمبر ۱ محمد انوار الحق۔ گنج مغلپورہ لاہور گواہ شد نمبر ۲۔ نور الحق مظہر زعیم انصار اللہ غازی آباد مغلپورہ لاہور۔

"ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے دلوں میں خدمت دین کی نیت باندھ لیں۔ جس طرز اور جس رنگ کی خدمت جس سے بن پڑے وہ کرے"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگاں ـــــ محمود احمد طارق

حکیم حافظ محمدؐ یوسف صاحب جہلمی

میرے ابا جان سات مئی کو اپنے مولیٰ کریم سے جاملے ان کی عمر ۷۲ برس تھی عبادت گزار تھے بچپن ہی سے نماز روزہ کے پابند تھے رات کو پابندی سے نماز تہجد پڑھتے تھے آپ مولوی فاضل تھے عربی فارسی پر عبور تھا کم عمری میں ہی بیعت کی تھی ابا جان کے علاوہ آپ کے خاندان میں سے کسی نے احمدیت قبول نہیں کی خداتعالیٰ نے آپ کو جہاں دلکش صورت عطا کی ہوئی تھی اس کے ساتھ نہایت خوشکن آواز سے بھی نوازا تھا قرآن کریم نہایت خوش الحانی سے پڑھا کرتے تھے ابتدائی زندگی سے ہی دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا اپنی تمام صلاحیتیں بروئے کار لاکر فرائض کو سرانجام دیتے ۱۹۷۱ء میں ابا جان جب ہیوی مکینیکل کمپلیکس ٹیکسلا میں کام کرتے تھے اپنے ساتھ کام کرنے والے چینیوں کو اپنی سب سے چھوٹی بیٹی سے درثمین یا کلام محمود سنایا کرتے اور خداتعالیٰ کی ذات کے متعلق دلائل بتایا کرتے تھے۔ سلسلہ کے بزرگوں سے وابستگی جماعت کے عمائدین کی مہمان نوازی دوستوں سے وفاداری اور آئمہ سے عقیدت واحترام ۔ آپ کے یہ اوصاف قابل رشک تھے ابا جان کی ایک خاص صفت یہ تھی کہ آپ اپنے فرائض بڑی خاموشی سے سرانجام دیتے اور کبھی اپنے کام کی نمائش پسند نہیں کرتے تھے صدقات اور مالی قربانی میں حسب استطاعت ذوق شوق سے حصہ لیتے جب ہیوی مکینیکل کمپلیکس ٹیکسلا میں تھے سردی کا موسم شروع ہو رہا تھا گھر میں ایک لحاف کم تھا ان دنوں لحاف تیار کروایا جب شام کو لحاف تیار ہو گیا تو اسی وقت ریڈ کراس والے محلہ میں اعلان کر رہے تھے تو ابا جان وہ لحاف لے جاکر ریڈ کراس والوں کو دے آئے جن دنوں ہم کوٹری میں تھے ایک رات کسی کام کے لئے اٹھا اس وقت میں بہت چھوٹا تھا تو ابا جان کو نماز تہجد پڑھتے دیکھا جو اٹھ کر میں نے امی جان کو بتایا تو مجھے امی جان نے بتایا کہ میری جب سے شادی ہوئی ہے ۔ میں انہیں بلاناغہ نماز تہجد ادا کرتے ہوئے دیکھ رہی ہوں آپ نے ہم سب بہن بھائیوں کو بھی گھر میں چادر بچھا کر اپنے ساتھ کھڑا کر کے کم عمری سے ہی نماز کا پابند کیا ۔ آپ بڑے بلند حوصلہ انسان تھے مہمان نوازی کا جذبہ ابا جان میں بہت زیادہ تھا ۔ کام کے متعلق ان کی ہر ایک کو یہی نصیحت ہوتی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور اسی سے راہنمائی حاصل کرو ہم سب ۔ بہنوں وبھائیوں کے لئے دعائیں کیں اور مجھے یقین ہے کہ ہم سب کی زندگی میں ان کی دعا کا اثر ضرور رہا ہے ان کے نزدیک موت سب سے پیاری ہستی کی طرف بلاوا تھا ۔ اللہ تعالیٰ پیارے ابا جان کو اپنی رحمت کی آغوش میں جگہ دے اور ہم سب کو ان کی خوبیاں اپنانے کی توفیق بخشے ۔

اطلاعات واعلانات

درخواست دعا ۔ مکرم راغب مظہر الحق صاحب لاہور کی والدہ لمبے عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں ۔

○ مکرم حکیم سعد اللہ خان صاحب سوکالوی پریشانیوں میں مبتلا ہیں ۔

○ مکرم صوفی کریم بخش صاحب زیروی آف گول بازار ربوہ کا دو ہفتے قبل بواسیر کا اپریشن ہوا تھا ۔ جسکے بعد ابھی تک طبیعت بحال نہیں ہوئی اور حالت تشویشناک ہے ۔

○ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ مربی انڈونیشیا کی بیگم صاحبہ کا پتہ کا اپریشن فضل عمر ہسپتال میں ہوا ہے ۔

○ مکرم رفیق احمد صاحب سیکرٹری مال احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور کی اہلیہ کا اپریشن (وکٹوریہ) بی وی ہسپتال بہاولپور میں ہوا ہے ۔

○ مکرم روشن دین صاحب ۱۰۰ اچک اڑکا تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد کا بیٹا محمد رمضان عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے ۔

○ مکرم صوبیدار عبدالرشید صاحب کارکن الفضل بلڈ پریشر کے عارضے کی وجہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں ۔

احباب ان سب کی شفایابی اور صحت کاملہ کے لئے دعا کریں ۔

بقیہ : ص۳ سے آگے

اسکے محبوب ہوتے ہیں ۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک (—) بھی ان معنوں پر روشنی ڈالتا ہے ۔ آپ کو ایک دفعہ (—) ہوا کہ ...... "ہزاروں آدمی تیرے پروں کے نیچے ہیں"

(تذکرہ ص۶۵۰)

اب ظاہر ہے کہ پر ہمیشہ پرندوں کے ہی ہوا کرتے ہیں ۔ اور پرندوں کے پروں کے نیچے بیٹھنے والے بھی پرندے ہی ہوتے ہیں ۔ اور پھر یہ بھی بتایا گیا کہ وہ لوگ جو آپ کی صحبت سے فیض حاصل کرنے والے ہیں وہ بھی عالم روحانی کے پرندے ہیں اسی (—) نے قرآن کریم کی اس آیت کی تشریح کر دی اور بتا دیا کہ طیر سے مراد جسمانی پرندے نہیں بلکہ وہ لوگ مراد ہیں جو خداتعالیٰ کی طرف پرواز کرنے والے ہیں ۔ ان برگزیدہ لوگوں کو استعارۃً اس لئے بھی پرندہ کہا جاتا ہے ۔ کہ پرندہ آسمان کی طرف اڑتا ہے اور علوم سماوی آسمان سے نیچے کی طرف اترتے ہیں ۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جب کوئی چیز اوپر سے نیچے کی طرف آرہی ہوگی تو وہ سب سے پہلے اسی کو ملے گی جو اوپر پرواز کر رہا ہوگا ۔ پس عالم روحانی کی فضاؤں میں پرواز کرنے والے کو اس لئے بھی پرندہ کہا جاتا ہے کہ آسمانی علوم اور اسرار غیبی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتے ہیں وہ سب سے پہلے انہی لوگوں کو الہام یا رویاء وکشوف کے ذریعہ معلوم ہوتے ہیں ۔ جو اوپر پرواز کر رہے ہوں ۔ اور انہی آسمانی طیور کو اللہ تعالیٰ سب سے پہلے اپنے فیوض سے متمتع فرماتا ہے ۔ پھر وہ لوگ جو ان کی صحبت میں آکر بیٹھتے ہیں وہ بھی اپنے اپنے اخلاص اور درجہ کے مطابق فیوض سے مستفیض ہوتے چلے جاتے ہیں ۔ غرض طیر کے اس مفہوم کو مدنظر رکھتے ہوئے (ہم نے پرندوں کی بولیاں سکھائیں) کے یہ معنے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے لوگوں سے کہا کہ اے لوگو! مجھے بھی وہ بولی سکھائی گئی ہے جو بلندی کی طرف پرواز کرنے والے لوگوں کو سکھائی جاتی ہے ۔ یعنی نبیوں کے معارف اور حقائق اور یہ اس لئے کہا گیا ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کے نزدیک حضرت سلیمان علیہ السلام نبی نہیں تھے بلکہ صرف ایک بادشاہ تھے چنانچہ بائبل میں کہیں بھی حضرت سلیمان علیہ السلام کو نبی نہیں قرار دیا گیا ۔ بلکہ ایک فلاسفر اور عالم قرار دیا گیا ہے ۔ چنانچہ ۱۔سلاطین باب ۴ میں لکھا ہے "اور خدا نے سلیمان کو حکمت اور سمجھ بہت ہی زیادہ اور دل کی وسعت بھی عنایت کی جیسی سمندر کے کنارے ریت ہوتی ہے ۔ اور سلیمان کی حکمت سب اہل مشرق کی حکمت اور مصر کی ساری حکمت پر فوقیت رکھتی تھی"

(آیت ۲۹، ۳۰)

اسی طرح لکھا ہے ۔

"اس نے تین ہزار مثلیں کہیں اور اس کے ایک ہزار پانچ گیت تھے ۔ اور اس نے درختوں کا یعنی لبنان کے دیودار سے لے کر زوفا تک جو دیوار پر اگتا ہے ۔ اور چوپایوں اور پرندوں اور رینگنے والے جانداروں اور مچھلیوں کا بھی بیان کیا ۔ اور سب قوموں میں سے زمین کے سب بادشاہوں کی طرف سے جنہوں نے اس کی حکمت کی شہرت سنی تھی ۔ لوگ سلیمان کی حکمت کو سننے آتے تھے"

(آیت ۳۲، ۳۳، ۳۴)

غرض بائبل حضرت سلیمان علیہ السلام کو ایک حکیم اور فلاسفر تو قرار دیتی ہے مگر نبی قرار نہیں دیتی ۔ بلکہ اس سے بڑھ کر وہ حضرت سلیمانؑ پر یہ الزام لگاتی ہے کہ "جب سلیمان بڈھا ہو گیا تو اس کی بیویوں نے اس کے دل کو غیر معبودوں کی طرف مائل کر لیا ۔ اور اس کا دل خداوند اپنے خدا کے ساتھ کامل نہ رہا ۔

(۱۔سلاطین باب ۱۱، آیت ۴، ۵)

پس اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہودیوں اور عیسائیوں کے اس خیال کی تردید کی ہے اور بتایا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نبی تھے اور انہیں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہی علوم اور معارف عطا کئے گئے تھے جو اللہ تعالیٰ کے ان برگزیدہ بندوں کو عطا کئے جاتے ہیں جو اس کی طرف پرواز کرتے اور اس کے قرب میں بہت بلند اور بالا مقام رکھتے ہیں ۔

بقیہ : ص۵ سے آگے

عیسائی جبکہ عورت میں روح ہی نہیں مانتے تو حق کیا دیں گے اور مسلمان عورتوں نے ان کی ریس کی ۔ عقلمند آدمی کا قاعدہ ہے کہ وہ کسی کے زیر اثر نہ ہو ۔ اسلام نے عورت کو مساوی حقوق دیئے ہیں بلکہ اس سے بڑھ کر دیکھو عورت کے نکاح پر مہر پہلے دلواتا ہے اور وہ محض اس کی ملکیت قرار دیا گیا ۔ جس پر کسی اور کا تصرف نہیں ہو سکتا ۔ فرانس ایسا ملک ہے کہ وہاں کی تہذیب وتمدن سب یورپ میں آزادانہ ہے چونکہ عورت کو کوئی حق نہیں دیا گیا اس لئے وہاں کی عورتوں نے اپنے حقوق لینے کے لئے جنگ شروع کی اور محض بھیڑ چال کے طور پر ہماری ..... عورتوں نے بھی اپنے حقوق لینے کا مطالبہ کیا ۔ حالانکہ ان کو خدا نے سب حقوق دیئے تھے ۔ مگر خدا جانے وہ کیوں مانگنے لگیں ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

○ لاہور۔ میں پاکستان فورم نامی ایک تنظیم نے ایک مجلس مذاکرہ کا انعقاد کیا۔ مذاکرہ کے موضوعات میں ملکی معاملات، دفاعی معاملات وغیرہ شامل تھے۔ مقررین میں سابق فوجی اعلیٰ افسران کے علاوہ عوامی نمائندے اور صنعتکار بھی شامل تھے۔ اس مذاکرہ میں ایئر مارشل ظفر چوہدری (ریٹائرڈ) سابق چیف آف ایئر سٹاف نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

ریٹائرڈ ایئر مارشل ظفر چوہدری نے کہا کہ وہ کسی سیاسی گروہ یا جماعت کی طرف سے نہیں بلکہ صرف ذاتی طور پر اپنے خیالات بیان کرنا چاہتے ہیں۔ اُنہوں نے اس بات کو افسوسناک قرار دیا کہ ہمارے بیشتر ادارے کمزور ہو گئے ہیں۔ قومی جذبہ کو فروغ دینے کے لئے ہر قبیلے اور گروہ کو یقین ہونا چاہیئے کہ وہ ملک کے انتظام و انصرام میں پوری طرح شریک ہیں۔ اکثریت یا اقلیت کا مسئلہ پیدا نہیں ہوگا۔ یہ نہ ہو کہ مذہب کے نام کو استحصال کے لئے استعمال کیا جائے۔ ملک میں تمام مذاہب کے لوگوں کیلئے یگانگت اور اخوت ضروری ہے۔ اس کے بغیر ملک ترقی نہیں کر سکتا۔ اس کے بغیر تحریکیں چلتی ہیں جو نقشہ بدل سکتی ہیں۔ جمہوریت کے فروغ کے لئے ہر شہری کو تحریر و تقریر کی یکساں آزادی ہونی چاہیئے۔ افسوس کہ ہماری حکومتوں نے ذرائع ابلاغ کو عوام میں منافرت پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا۔ اسی طرح علماء کو بھی آلہ کار بنایا گیا۔ افسوسناک بات یہ ہے کہ ہمارا معاشرہ گروہوں میں بٹ گیا۔ امن و امان برقرار رکھنا بہرحال مقدم ہے۔ ہمارے ہاں روایت ہے کہ ہم اپنے مخالفین کو غدار اور ملک دشمن قرار دے دیتے ہیں۔ اس سے ملک میں انتشار پیدا ہوتا ہے۔ کسی ایک گروہ یا فریق کو اظہار تقریر و تحریر سے روک لینے سے حبس پیدا ہوتا ہے اس سے ملک کمزور ہوتا ہے۔ اسی طرح فوج کو بھی سیاست سے الگ رکھنا چاہیئے۔ ورنہ اس میں بھی گروہ بن جاتے ہیں۔ ملک میں زیادہ آبادی غریب ہے یہاں امیر روز بروز زیادہ امیر ہو رہے ہیں۔ آبادی میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ اور معیارِ زندگی بلند نہیں ہو سکے گا۔

ایئر مارشل ظفر چوہدری نے کہا کہ اگر تمام وزراء اور ارکان اسمبلی صدق دل سے عہد کریں کہ ہر معاملہ میں سچ بولیں گے اور دیانت داری سے اپنی ذمہ داری پوری کریں گے تو ہر کام درست ہو سکتا ہے۔ یہ لوگ ایسا نہ کر سکیں تو مستعفی ہو جائیں اس کام میں صدر مملکت اور وزیر اعظم کو پہل کرنی چاہیئے۔ ہماری صفوں میں اتحاد ہونا چاہیئے۔ ہمارے حکمرانوں کو سیاسی مخالفین پر تشدد سے گریز کرنا چاہیئے۔

(روزنامہ پاکستان لاہور صفحہ ۳، ۱۰ جون ۱۹۹۱ء)

ملکی خبریں

○ منگل کی صبح (۱۰ اور ۱۱ جون کی درمیانی شب) نماز فجر سے قبل پورے پنجاب میں باد و باراں کا شدید طوفان آیا جس کی شدت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ ایسا شدید طوفان ۱۲۵ برس پہلے آیا تھا۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق ہلاکت کے واقعات لاہور، سرگودہا، اوکاڑہ، فیصل آباد، راولپنڈی، جھنگ، سیالکوٹ، شرقپور، پتوکی، گوجرانوالہ میں پیش آئے۔ طوفان سے ہزاروں درخت جڑوں سے اکھڑ گئے مکانوں کی چھتیں اڑ گئیں۔ دیواریں گر گئیں۔ پورے پنجاب کا مواصلاتی نظام معطل ہو گیا۔ واپڈا کے آلات کو زبردست نقصان پہنچنے سے واپڈا کو کروڑوں روپے کا نقصان ہوا جھنگ میں تین مساجد شہید ہو گئیں۔ فیصل آباد میں پاکستان ٹیلی ویژن کا بوسٹر گر گیا۔ لاہور میں پیپلز ٹیلی ویژن نیٹ ورک (پی ٹی این) کا ٹاور گر گیا جس سے ان کی نشریات معطل ہو گئیں۔ طوفان کے ساتھ اتنی شدید بارش ہوئی کہ ماضی کے سارے ریکارڈ ٹوٹ گئے۔ نصف گھنٹے میں ۹۳ ملی میٹر بارش ہوئی۔

○ صدر مملکت نے لیفٹیننٹ جنرل آصف نواز جنجوعہ کو چیف آف آرمی سٹاف اور لیفٹیننٹ جنرل شمیم عالم کو چیئرمین جوائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی نامزد کر دیا ہے۔ جنرل جنجوعہ ۱۶ اگست سے اور جنرل شمیم عالم ۹ نومبر ۹۱ سے اپنے عہدوں کا چارج سنبھال لیں گے۔

○ حیدر آباد کوٹری اور لاڑکانہ میں شدید گرمی سے مزید ۲۵ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ کراچی میں گرمی اور لو سے ۲۶ افراد ہلاک ہو گئے۔

غیر ملکی خبریں

○ امریکہ کے صدر بش اور روس کے صدر مسٹر گورباچوف کی ملاقات اچانک ملتوی کر دی گئی ہے۔ دونوں ملکوں کے درمیان دور مار ایٹمی میزائیلوں کے متعلق سمجھوتے کی راہ میں دشواریاں حائل ہیں۔ وہائٹ ہاؤس کے ترجمان نے کہا ہے کہ روس کی جانب سے اختلافات نمٹانے کے لئے واضح ردِعمل نہیں ملا۔

○ سعودی علماء نے اپنے ملک میں مجلس شوریٰ کے قیام کا مطالبہ کر دیا ہے۔ اس وقت ملک میں کسی قسم کا کوئی عوامی نمائندوں کا ادارہ قائم نہیں۔

○ اسرائیلی فوجی افسروں نے فلسطینی ریاست کے قیام کا نیا منصوبہ پیش کر دیا ہے۔ اس منصوبے کے مطابق اس ریاست کو ابتدائی طور پر دس سال تک اپنی فوج رکھنے کا حق حاصل نہیں ہوگا اگر یہاں کوئی غیر ملکی فوج آئی تو اسرائیل بھی اپنی فوج بھیج دے گا۔ یہ منصوبہ اسرائیل کے ۲ سو سے زیادہ معروف تعلیمی ماہرین اور اعلیٰ ریزرو فوجیوں نے پیش کیا ہے۔

○ اسرائیلی وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ہم اپنے پڑوسیوں کے ساتھ امن سے رہنا چاہتے ہیں۔ تاہم انہوں نے کہا کہ قیام امن کی کوششوں میں فلسطینیوں کی شرکت کی حمایت نہیں کر سکتے۔

○ موریطانیہ میں بارہ جولائی کو نئے آئین پر ریفرنڈم کروایا جائے گا اس کے تحت ملک میں سیاسی پارٹیاں قائم کرنے کی اجازت ہو گی۔ ریفرنڈم میں منظوری کے دو ہفتے کے بعد آئین نافذ ہو جائے گا۔

مکان و پلاٹس برائے فوری فروخت

کونے کے پلاٹ پر تعمیر شدہ کوٹھی نما مکان علوم جنوبی۔ پلاٹ دارالشکر و دارالفتوح۔ مناسب قیمت
رابطہ: میر غلام احمد نسیم۔ کوارٹر تحریک جدید 19
فون: ۸۱۷ ربوہ

صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشو و نما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کسی قسم کی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

BABY TONIC	10/-	بے بی ٹانک (دودھ پیتے بچوں کیلئے)
BABY GROWTH COURSE	30/-	بے بی گروتھ کورس (دس سال تک کے بچوں کیلئے)
BODY BUILDING COURSE	100/-	کمزوری جسم کورس (نوجوانوں کیلئے)
DWARFISHNESS COURSE	100/-	چھوٹا قد کورس (۵ سے ۲۰ سال تک کی عمر کیلئے)
BED URINE COURSE	35/-	بول بستری کورس
MITI CHOUR COURSE	20/-	مٹی چھوڑ کورس
MARASMAS COURSE	50/-	سوکھا پن کورس (بچوں کا)
SLOW DENTITION CURE	20/-	آہستہ دانت نکالنا کیور
IRREGULAR TEETH CURE	20/-	بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹس کے لئے معقول کمیشن

مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے خرید فرمائیں یا براہ راست بذریعہ ڈاک ہم سے منگوائیں

تین صد یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

• لاہور:۔ کیوریٹو سٹورز اچھرہ شاپنگ سنٹر اچھرہ • فیصل آباد:۔ کریم میڈیکل ہال۔ گول امین پور بازار • راولپنڈی:۔ شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال صدر • پشاور:۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن معصوم۔ معصوم اینڈ سنز کیمسٹ شیخ آباد نمبر 1 • کوئٹہ:۔ ہومیوپیتھک ڈاکٹر بشارت احمد۔ دکان نمبر ۲۴ خوجک روڈ پشین اڈہ • ملتان:۔ ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ملک۔ صدر بازار • کراچی:۔ صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر کراچی • حیدر آباد:۔ ابن سینا میڈیکل سٹور گاڑی کھاتہ • سیالکوٹ:۔ ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ • گوجرانوالہ:۔ کیوریٹو میڈیسن سروسز گلی حاجی عبدالعزیز۔ باغبانپورہ۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی ربوہ
(ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ

فون ۷۷۱، ۶۰۶